خطبہ کے دوران خطیب کا لوگوں کی گردنیں پھلانگنے سے منع کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0180 تاریخ:04-09-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک جامع مسجد کا امام ہوں، کبھی کبھار خطبہ دیتے وقت چند لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ جگہ بھی نہیں ہوتی اور وہ صفوں کے درمیان بیٹھ جاتے ہیں، ان کے اس فعل سے کئی لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور خطبہ ادا کرنے اور سننے میں بھی تکلیف ہوتی ہے، اس وجہ سے بعض اوقات میں خطبہ کے دوران ہی ایسے اشخاص کو ٹوک دیتا ہوں کہ آگے نہ آئیں جہاں ہیں، وہیں بیٹھ جائیں۔

پوچھنا یہ ہے کہ کیا خطبہ کے دوران خطیب کو اس طرح روکنے ٹوکنے کی اجازت ہے اور اس کی وجہ سے خطبہ دوبارہ سے تو نہیں پڑھنا پڑے گا؟ کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ خطبہ نماز کی طرح ہے۔ برائے مہربانی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

خطبہ کے دوران اگرچہ خطیب کا بھی بلاضرورت گفتگو کرنا، مکروہ ہے، لیکن اس کے لیے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بلا کراہت جائز ہے، اگرچہ اردو وغیرہ زبان میں ہو اور اس سے خطبہ فاسد نہیں ہوتا کہ اسے دوبارہ پڑھنے کا حکم ہو، کیونکہ اس معاملہ میں یہ نماز کی طرح نہیں۔

اور گردن پھلانگ کر دوسروں کو اذیت دینے والے شخص کو روکنے کے متعلق تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مبارک وارد ہے، چنانچہ سنن ابن ماجہ میں ہے:" عن جابر بن عبد اللہ، أن رجلا دخل المسجد یوم الجمعة، ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یخطب، فجعل یتخطی الناس، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: اجلس، فقد آذیت وآنیت" ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، تو وہ (آگے آنے کے لیے) لوگوں کی گردنیں پھلانگنے لگا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہیں) بیٹھ جاؤ، تم نے لوگوں کو تکلیف دی اور آنے میں تاخیر کی۔

(سنن ابن ماجہ، ج1، ص354، طبع دار احیاء الکتب العربیة) (صحیح ابن حبان، ج7، ص29) (سنن أبی داؤد، ج1، ص292) (سنن نسائی، ج3، ص103) (صحیح ابن خزیمہ، ج3، ص103) (مسند امام احمد بن حنبل، ج29، ص221) (شرح معانی الآثار، ج1، ص363)

حاکم نے مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ نقل کیا اور فرمایا:" ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم، ولم یخرجاہ "ترجمہ: یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور شیخین رحمہما اللہ نے اسے روایت نہیں فرمایا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ج1، ص424، دار الکتب العلمیہ)

خطیب کے خطبہ کے دوران کلام کرنے سے خطبہ فاسد نہیں ہوتا کہ اسے دوبارہ سے پڑھا جائے، علامہ علاؤالدین ابو بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:" ویکرہ للخطیب أن یتکلم في حالة الخطبة ولو فعل لا تفسد الخطبة؛ لأنها لیست بصلاة فلا یفسدھا کلام الناس" ترجمہ: خطیب کے لیے دورانِ خطبہ گفتگو کرنا، مکروہ ہے اور اگر کی، تو خطبہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ یہ نماز نہیں کہ لوگوں سے کلام اسے فاسد کردے۔

(بدائع الصنائع، ج1، ص265، دار الکتب العلمیہ)

علامہ حدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"قلنا لیست کالصلاۃ؛ لأنھا تؤدی مستدبر القبلۃ ولا یفسدھا الکلام"ترجمہ: خطبہ (من کل الوجوہ) نماز کی طرح نہیں کہ یہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے ادا کیا جاتا ہے اور کلام اسے فاسد نہیں کرتا۔ (الجوھرۃ النیرہ، ج1، ص89، المطبعۃ الخیریہ)

اور خطیب کا دورانِ خطبہ کلام کرنا، مکروہ ہے کہ خطبہ اذان کی طرح منظوم مشروع ہے اور کلام یہ نظم توڑ دیتا ہے، لیکن نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چونکہ خطبے کا حصہ ہے اس لیے یہ مکروہ بھی نہیں، چنانچہ علامہ علاؤالدین ابو بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:"ویکرہ للخطیب أن یتکلم في حالۃ الخطبۃ ولو فعل لا تفسد الخطبۃ؛ لأنھا لیست بصلاۃ فلا یفسدھا کلام الناس لکنہ یکرہ؛ لأنھا شرعت منظومۃ کالآذان والکلام یقطع النظم إلا إذا کان الکلام أمرا بالمعروف فلا یکرہ۔۔۔ لأن الأمر بالمعروف یلتحق بالخطبۃ؛ لأن الخطبۃ فیھا وعظ فلم یبق مکروھا"ترجمہ: خطیب کے لیے حالت خطبہ میں کلام کرنا، مکروہ ہے اور اگر کیا، تو خطبہ فاسد نہیں ہو گا کیونکہ خطبہ نماز نہیں کہ کلام الناس اسے فاسد کردے، لیکن مکروہ ہے کہ یہ اذان کی طرح منظوم مشروع ہے اور کلام اس نظم کو توڑ دیتا ہے الا یہ کہ وہ کلام امر بالمعروف ہو، تو مکروہ نہیں۔۔۔ کیونکہ امر بالمعروف خطبہ سے ملحق ہے، کیونکہ خطبے میں وعظ ہوتا ہے، تو یہ مکروہ نہ رہا۔ (بدائع الصنائع، ج1، ص265، دار الکتب العلمیہ)

یونہی فتح القدیر، نہر الفائق، ہندیہ، در مختار اور رد المحتار میں ہے، محقق علی الاطلاق ابن ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"فرع: یکرہ للخطیب أن یتکلم في حال الخطبۃ لإخلال بالنظم إلا أن یکون أمرا بمعروف"ترجمہ: خطیب کے لیے دوران خطبہ کلام کرنا، مکروہ ہے کہ اس سے نظم خطبہ میں خلل واقع ہو گا، الا یہ کہ امر بالمعروف ہو۔

(فتح القدیر شرح الھدایۃ، ج2، ص60، دار الفکر، بیروت) (النھر الفائق شرح کنز الدقائق، 1ج، ص364،

دار الكتب العلمية) (الفتاوى الهندية، ج1، ص147، دار الفكر، بيروت) (در مختار مع رد المحتار، ج2، ص149، 159، دارالفکر، بیروت)

شیخ الاسلام، امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ہاں اگر اثنائے خطبہ میں مثلاً: کسی ہندی کو کوئی فعل ناجائز کرتے دیکھا جیسے خطبہ ہونے کی حالت میں چلنا یا پنکھا جھلنا اور وہ عربی نہیں جانتا تو اردو میں اسے منع کرے کہ یہ حاجت یونہی رفع ہو گی۔

(فتاوی رضویہ، ج8، ص472، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: "خطبہ میں کلام کرنا، مکروہ ہے، البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بُری بات سے منع کیا، تو اسے اس کی ممانعت نہیں۔"

(بہارِشریعت، ج1، حصہ4، ص769، مکتبۃالمدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

17صفر المظفر 1445ھ/04ستمبر 2023ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے